

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائل شب براءت

الحمد لله نحمد و نستعينه و نستغفره و نؤمّن به
و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من
سيّات اعمالنا ط و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا
شريك له و اشهد ان سيدنا و مولانا محمد ا
عبد و رسوله صلى الله تعالى عليه و على الله
واصحابه و بارك و سلم تسلیما كثیرا .

اما بعد !

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّا وَالْإِنْسَا إِلَّا لِيَعْدُدُونَ طَمَأْرِيْدُ
مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أَرِيْدُ أَنْ يُطْعِمُوْنَ طِإِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الرَّّاقِذُ دُوْلُ القُوَّةِ الْمَتِيْنُ . (الذاريات: ۵۶، ۵۷، ۵۸)

(صدق الله العظيم)

میرے قابل احترام بزرگو! اس وقت آپ کی خدمت میں اس مہینے
میں آنے والی مبارک رات جسے شب براءت کہتے ہیں اور جو ۱۵/شعبان کی
رات ہوتی ہے، اس کے فضائل کا خلاصہ اور لیٹ لباب سرکارِ دو عالم ﷺ کے
ارشادات کی روشنی میں انشاء اللہ تعالیٰ عرض کروں گا۔ خلاصہ میں دو
باتیں آئیں گی کچھ باتیں وہ ہیں جو کرنے کی ہوں گی اور کچھ باتیں ایسی ہوں
گی جن کا تعلق نہ کرنے سے ہوگا، اور زیادہ تر یہی باتیں ہوں گی جو نہ کرنے
کی ہوں گی، ہمیں ابھی سے عمل کی بات پر عمل کرنے کی نیت کر لینی چاہئے اور
اس نیت سے سننا اور بیٹھنا چاہئے کہ جو باتیں کرنے کی بتائی جائیں گی حسپ
استطاعت، حسپ توت اور حسپ فرصت انشا اللہ ہم ان کو کریں اور جو باتیں
بچنے اور نہ کرنے کی ہیں اور گناہ کی ہیں ان سے ہم مکمل طور پر بچیں گے، اگر
پہلے سے وہ گناہ اور وہ کام ہم سے ہو رہے ہیں تو ان سے ابھی سے توبہ کر کے
اٹھیں، اور اگر پہلے نہیں کئے ہیں تو یہ نیت کر لیں کہ ہم آئندہ بھی انشاء اللہ
تعالیٰ تازندگی نہیں کریں گے۔

ہمارے دین میں یہی دو قسم کی باتیں ہیں کہ فلاں فلاں کام کرو
اور فلاں کاموں سے بچو، دونوں قسم کی باتوں پر عمل کرنا ہر مومن کی ذمہ داری
ہے، یہ نہیں کہ کرنے کی چند باتوں پر تو عمل کرے مگر اس کے ساتھ ساتھ
گناہوں میں بھی ڈوبا رہے، ایسا شخص کامل مؤمن نہیں ہے اور ہمیں کامل

- (۱) اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول
- (۲) جنت کا نصیب ہونا
- (۳) اللہ تعالیٰ کی نار اضکی سے پچنا

مُؤْمِن بننا چاہئے اور کامل مُؤْمِن بننے کیلئے دونوں پر عمل کرنیکی ضرورت ہے، کرنے کی باتوں کو کرے اور نپھنے کی باتوں سے بچ، غلطی ہو جائے تو توبہ کرے۔

پانچ راتوں کی فضیلت

یہ مبارک رات جو آرہی ہے، معمولی نہیں ہے بڑی عظیم الشان رات ہے ایک حدیث میں ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رحمت کائنات جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سال کے اندر پانچ راتیں الی ہیں کہ جو مسلمان خواہ وہ مرد ہو یا عورت ان پانچ راتوں میں جاگے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت کے واجب ہونے کا فیصلہ لکھ دیتے ہیں۔ (الأصبهانی، الترغیب والترہیب)

مُؤْمِن کی زندگی کا مقصد چار باتیں ہیں

یہ بات آپ حضرات کو معلوم ہے کہ ہر مسلمان کی زندگی کا خلاصہ اور اس کی زندگی کا مقصود اصلی چار چیزیں ہیں۔

(۲) جنت کا نصیب ہونا
 (۳) اللہ تعالیٰ کی نار اضکی سے پچنا

(۱) جنہم سے آزادی حاصل کرنا
 ان چار کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا کے اندر بھجا ہے اور ہر مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ دنیا میں رہتے ہوئے یہ چار باتیں کریں۔
 مرنے سے پہلے پہلے اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو جائے اور وہ جنت کا مستحق بن جائے۔ اس کی نار اضکی سے بچ جائے اور دوزخ سے آزادی کا پروانہ حاصل کرے اس طرح ان چاروں باتوں کو حاصل کرے اور ان چار باتوں کو حاصل کرنا چوبیں گھٹنے ہمارے اختیار میں ہے جس طرح کھانا، پینا ہمارے اختیار میں ہے ایسے ہی ان چاروں کو حاصل کرنا بھی ہمارے اختیار میں ہے، اس کا طریقہ وہی ہے جو میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ جن کاموں کو کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو ہم بجا لائیں اور حسب موقع ان کو انجام دیتے رہیں جہاں کہیں کی کوتا ہی ہو جائے بلا تاخیر فوراً توبہ اور استغفار کر کے اس کی کو دور کرنے کی کوشش میں لگے رہیں، کیونکہ انسان غلطی کا پتا ہے، کہیں نہ کہیں بھول ہو جاتی ہے اور کہیں نہ کہیں غلطی ہو ہی جاتی ہے، اس کا تدارک یہ ہے کہ جہاں غلطی ہو جائے فوراً توبہ کرے اور معافی مانگے اور آئندہ نپھنے کی پوری کوشش کرے۔ بہر حال! ہر جگہ ہر کام میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، کھانے کے اندر بھی، پینے کے اندر بھی، سونے اور اٹھنے کے اندر بھی، کاروبار کے اندر بھی، ملازمت اور

زراعت کے اندر بھی، تجارت، صنعت و حرفت کے اندر بھی، غرض ہر جگہ یہ دونوں باتیں ہیں کہ فلاں کام کرو اور فلاں کام سے بچو، مومن کا ایمان ہر وقت اس سے یہی کہتا ہے کہ اے مومن! دیکھ! یہ گناہ ہے اس سے نج، اور یہ نیکی ہے اس کو کراور بجالا، نیکی مت چھوڑ اور بدی کے قریب مت جا، نیز اللہ نے ہر عمل کے بدلہ کا اعلان بھی فرمایا ہے کہ فلاں کام کرو گے تو تم جنت کے مستحق ہو جاؤ گے اور فلاں کام کرو گے تو تم اللہ تعالیٰ کے غصب میں بنتا ہو جاؤ گے، وہ کام سارے گناہ ہی گناہ ہیں، حرام اور ناجائز کام ہیں، ہر گناہ خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو انسان کو دوزخ کی طرف لے جانے والا ہے، نیکی چاہے کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوآدمی کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

إِنَّ الصِّدْقَ بِرُّ وَ إِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنَّ
الْكُلْبَ فُجُورٌ وَ إِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ.

ترجمہ

”بیشک سچائی نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف لیجاتی ہے، اور بیشک جھوٹ گناہ ہے اور گناہ (آدمی کو) جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔“ (مکلوہ)

فضائل شب براءت

جبیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا کہ اس رات کے بارے میں دو با تین عرض کروں گا، کچھ بتیں کرنے کی ہیں اور کچھ بچنے کی ہیں، کرنے کی بتیں اللہ کی رضا کا باعث ہیں اور جو گناہ کی بتیں ہیں وہ سب اللہ کے غضب کا باعث ہیں اور دوزخ میں لے جانے کا ذریعہ ہیں ان سے بچنا ضروری ہے سال کی پانچ راتوں میں سے یہ شب براءت بھی ایسی مبارک رات ہے کہ اگر کوئی اس رات میں جاگے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے جس طرح شریعت میں ہے، اور اس طرح نہ کرے جیسے یہاں رانج ہے، اس طرح عبادت کرے جیسی عبادت سنت سے ثابت ہے، اس طرح نہ کرے جس کا ہمارے ماحول و معاشرہ میں رواج ہے، تو اس کی فضیلت یہ ہے کہ ایسے عبادت گزار کو اللہ تعالیٰ لازمی طور پر جنت کا مستحق بنادیں گے۔

پانچ راتوں کی عبادت، اور جنت کی ضمانت

ان پانچ راتوں میں سے ایک رات تو یہی شب براءت ہے، دوسری شب قدر ہے، تیسری عید الفطر کی رات، چوتھی بقر عید کی رات اور پانچویں ۶ ذی الحجه کی رات ہے، افسوس! ہم نہ عید کی رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، نہ بقر عید کی رات میں جاگتے ہیں، ان راتوں کو تو یونہی

بازاروں کے اندر گھوم پھر کر ضائع کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے، لیکن یاد رکھئے کہ یہ دور اتنی بھی بڑی مبارک ہیں، اس میں بھی آدمی کو کچھ نہ کچھ جا گنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، گناہوں سے بچنا چاہئے، سال میں یہ پانچ راتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی اپنی عبادت سے ان کو زندہ رکھے تو اس کا ثواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنتی ہونے کا پروانہ ضرور عطا فرمادیتے ہیں۔

شب براءت کی دوسری فضیلت

اس رات کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات کے اندر بڑے اہم فیصلے فرماتے ہیں، وہ اہم فیصلے اس طرح سے فرماتے ہیں کہ جو کچھ اس دنیا کے اندر ہونا تھا اور ہر انسان کے ساتھ ہونا تھا اللہ پاک نے وہ سب انسانوں کو پیدا کرنے سے پہلے بلکہ اس دنیا کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا کہ دنیا بنے گی اس میں اتنے انسان ہو گے، اور اتنا عرصہ دنیا میں رہیں گے، فلاں دن، فلاں وقت، فلاں فلاں کام کریں گے، اللہ پاک نے ان سب کی پوری تفصیل اور پوری کفیت لوح محفوظ میں تحریر فرمادی، اسے شریعت کی اصطلاح میں ”قدری“ کہتے ہیں۔

شب براءت میں سال بھر کے امور کا فیصلہ

سال بھر میں جو کچھ دنیا میں ہونا ہے اور جس جس کے ساتھ جو کچھ ہونا ہے وہ اگرچہ لوح محفوظ میں پہلے سے لکھا ہوا ہے لیکن شب براءت میں اللہ پاک لوح محفوظ سے نقل کرو کر ان فرشتوں کے حوالہ کر دیتے ہیں جن کی یہ ڈیوٹی ہوتی ہے کہ اپنے اپنے وقت پر وہ ان امور کو سرانجام دیں جو انہیں لکھ کر دیئے گئے ہیں، چنانچہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پندرھویں شعبان کے اندر یہ فیصلہ ہو جاتا ہے اور اسے لوح محفوظ سے نقل کر کے فرشتوں کے حوالہ کر دیا جاتا ہے کہ فلاں وقت فلاں شخص کی روح قبض کرنی ہے اب اس کا نام مردوں کی لست میں لکھ دیا گیا اور وہ یہاں کاروبار کر رہا ہے، کھاپی رہا ہے، سور ہا ہے، جاگ رہا ہے، چل پھر رہا ہے اور سالہا سال کے منصوبے بنارہا ہے، اس کو یہ معلوم نہیں کہ میرا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہے، اسی طرح اگر کسی کے ساتھ کوئی حادثہ ہونا ہے، کسی کا کاروبار فیل ہوتا ہے، کسی کا کاروبار چمکتا ہے، کسی کی شادی ہوتی ہے، کسی کو طلاق ہوتی ہے، کسی کے اولاد ہوتی ہے، یا کسی کو تنزلی کا شکار ہونا ہے، کسی کو عزت ملنی ہے یا کسی نے ذلیل ورسوا ہونا ہے، یہ سب کچھ لوح محفوظ میں پہلے سے لکھا ہوا ہے لیکن کسی کو کچھ معلوم نہیں اور ہر کام اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہتا ہے۔

یہ وہ اہم فیصلے ہیں جو اس رات لوح محفوظ سے نقل کر کے فرشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں کہ تم ان کو نجام دو۔

شب براءت میں دعا کی قبولیت

ایک طرف تو یہ بات ہے اور دوسری طرف یہ بھی ہے کہ اس رات میں اللہ پاک نے ایک بہت بڑی رحمت رکھی ہے کہ اس رات میں دعا کی قبول ہوتی ہیں، یوں تو اللہ تعالیٰ ہر رات رات کے تھائی حصہ میں اپنے بندوں کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں اس وقت جو بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض و مناجات کرتا ہے اور دعا کیں مانگتا ہے اللہ پاک اس کی مناجات اور دعا کی قبول فرماتے ہیں۔

روزانہ قبولیت دعا کی گھڑیاں

چوبیں گھنٹے میں دو وقت ایسے خاص ہیں کہ اگر اس وقت کوئی دل سے دعا مانگے تو اللہ پاک اس کی دعا رد نہیں فرماتے ایک رات کے آخری حصہ کی دعا اور ایک فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا یعنی جب امام سلام پھیردے اسوقت اگر کوئی دعا مانگتا ہے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے اسی طرح رات کے تھائی حصہ میں جو دعا کی جاتی ہے وہ بھی اللہ کے ہاں قبول ہوتی ہے، رد نہیں ہوتی۔

مصابیب کے آنے اور دعا کے قبول نہ ہونے کی وجہ

اللہ تعالیٰ دن میں پانچ مرتبہ ہمیں قبولیت دعا کا موقعہ عطا فرماتے ہیں اور ہر رات کے آخری حصہ میں یہ دولت ہمیں عطا فرماتے ہیں، ہماری نالائقی ہے کہ فرضوں کے بعد بھی ہم دعا میں توجہ اور دھیان نہیں دیتے جس کے ہم بے انتہا محتاج ہیں، ہم میں سے ہر آدمی پریشان ہے، ہر آدمی مصیبتوں میں مبتلا ہے، ہر آدمی کے ذہن میں بڑے بڑے افکار ہیں اور ہر آدمی چاہتا ہے کہ مجھے سکون کی زندگی ملے اور میری ساری پریشانیاں دور ہوں، اللہ تعالیٰ نے ان کے دور کرنے کے لئے دن کے پانچ اوقات میں قبولیت دعا کا اعلان فرمایا ہے، لیکن ہم نے غفلت اور بے دھیانی میں انہیں گنوار کھا ہے اور سلام پھیرتے ہی طوطے کی طرح رٹے رٹائے دعا کے چند کلمات پڑھے اور اٹھ کر چل دیئے، اٹھک بیٹھک کی طرح نماز پڑھی اور بھاگ لئے اور رہارات کے آخری حصہ کی دعا کی قبولیت کا وقت؟ سو وہ خراٹوں اور نیندکی کروٹوں میں گزر جاتا ہے حالانکہ پہلے مسلمانوں کا یہ دستور تھا کہ نماز کے لئے دنیا کے سارے کام چھوڑ کر انتہائی آرام و سکون اور خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے تھے، یہی مطالیہ آج بھی ہم سے ہمایے دین و ایمان کا ہے وہ لوگ دعا خوب توجہ اور دھیان سے مانگتے تھے اور تہجد میں اٹھنے کا عام معمول تھا، مسلمانوں

کے کسی محلے سے گزر رہتا تو کہیں سے تلاوت قرآن کی آواز آتی اور کہیں سے ذکر کی آواز آتی، کہیں سے دعائیں رونے کی آواز آتی، کیا خوب کہا کسی نے شب کی آہیں نہ رہیں قلب کے نالے نہ رہے نہ رونے والا سینہ رہانے آہیں کھینچنے والے دل رہے، وہ سب رخصت ہو گئے، رات ٹی وی دیکھنے یا نیند کے خراٹوں میں گزار دی، اور نماز فجر قضا کر کے پڑھی، تو بتائیے ایسی صورت میں دعا کیسے قبول ہو گی؟ ہم اللہ کی رحمت کے مستحق کیسے ہوں گے؟

دعا کی قبولیت کے لئے دو شرطیں

قبولیت دعا کے لئے دو شرطیں ہیں جن کا لاحاظہ رکھنا ضروری ہے۔

قبولیت دعا کی پہلی شرط

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ کھانا پینا حلال کا ہو۔

جس آدمی کا کھانا پینا حلال کا نہیں ہوگا اس کی دعا نہ شہب قدر میں قبول ہو گی، نہ شب عید و بقر عید میں قبول ہو گی، نہ رمضان میں قبول ہو گی، کیونکہ حلال کھانا قبولیت دعا کے لئے شرط ہے جیسے نماز کی صحت کے لئے وضمو شرط ہے کوئی شخص بغیر وضو کے کتنی ہی پیاری نماز پڑھے اور کتنے ہی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرے اس کی نماز درست نہیں ہو گی ایسے ہی جس نے

حرام کھایا ہو گایا پیا ہو گا اس کی دعا قبول نہ ہو گی۔
حدیث میں ہے کہ دو آدمیوں کی دعا کبھی ردنہیں ہوتی جب بھی وہ دعا کرتے ہیں انکی دعا ضرور قبول ہوتی ہے ایک باپ کی دعا اپنی اولاد کے حق میں اور دوسرے مسافر کی دعا کہ یہ بھی ضرور قبول ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ایک دوسری حدیث ہے کہ ایک آدمی کا بڑے لمبے لمبے سفر کرتا ہے، سفر کے طویل ہونے کی وجہ سے اس کے کپڑے بھی غبار آ لو دیں، سر کے بال بھی غبار آ لو اور پر انگندہ ہیں، ایسی خاکساری کی حالت میں وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اور یا رب یا رب کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے گڑ گڑا کر دعا نہیں کرتا ہے اور صورت حال یہ ہے کہ اس کا کھانا بھی حرام ہے اس کا پینا بھی حرام ہے اس کا لباس بھی حرام کا ہے تو فَإِنَّمَا يُسْتَحَاجُ لَهُ الدُّعَاءُ اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ (مسلم عن ابو ہریرہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسافر کی دعا جس کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، یہ بھی تب قبول ہوتی ہے جب وہ حلال کھائے اور حرام سے بچے۔
حرام آمدنی کی مختلف صورتیں

آج حرام خوری کا بڑا دروازہ کھلا ہوا ہے، سودی بیٹوں کے اندر لوگ جو فکسڈ ڈپازٹ رکھتے ہیں اس کے اندر بنام نفع جو کچھ بھی وصول کرتے

ہیں وہ خالص سود ہوتا ہے، اصل رقم سے زائد جو اضافی رقم ملتی ہے وہ سود ہوتی ہے، انعامی بانڈز کے اندر انعام کے نام پر جو رقم ملتی ہے وہ بھی خالص سود ہوتی ہے اسی طرح انشورنس کے اندر جمع کرائی گئی اصل رقم سے جتنی زائد رقم ملتی ہے وہ سود اور جوئے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔

اسی طرح رشت لینے دینے کا ہمارے یہاں عام رواج ہے اور پگڑی سسٹم بھی ہمارے یہاں بہت عام ہے جس میں رسید بدلوائی اور پگڑی کی رقم حرام اور قطعاً ناجائز ہے۔

دیکھئے! معاملات وغیرہ کی کئی صورتیں ہیں جو میں نے آپ کو بتائی ہیں، یہ ہمارے معاشرے میں عام ہیں جبکہ یہ سب حرام خوری کے دروازے ہیں اور یہ سب سود خوری کے دروازے ہیں، جب آدمی حرام کھائے گا، حرام پینے گا، اور حرام آمدنی سے لباس پہنے گا تو نہ اس کی نماز قبول ہوگی، نہ اس کا حج قبول ہوگا، نہ روزہ قبول ہوگا، نہ اس کی دعا قبول ہوگی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے حرام کا ایک لقمہ حلق سے نیچے اترانا اور وہ لقمہ حرام اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو چالیس دن تک اس کے نہ فرض قبول ہوں گے، نہ نفل قبول ہوں گے اور نہ دعا قبول ہوگی۔

قبولیتِ دعا کی دوسری شرط

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ دل سے دعا کرے یعنی وہ ہمہ تن دعا میں متوجہ ہو، اس کا دماغ اور اس کا ذہن اس کے سب اعضاء پوری طرح اس طرح متوجہ ہوں کہ وہ اللہ کا محتاجِ محض ہے، اور دل میں یہ بات ہو کہ میں اس سے عرض کر رہا ہوں اور وہ میری دعا ضرور قبول کریں گے، اگر اس یقین کے ساتھ پوری توجہ، انہاک اور دھیان سے دعا کی جائے اور اس کے ساتھ پہلی شرط کا بھی لاحظہ رکھا جائے تو اس کی دعا انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

قبولیتِ دعا کا مطلب اور غلط فہمی کا ازالہ

دعا کی قبولیت کا مطلب بھی ذرا سمجھ لیں ہم دعا کی قبولیت کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے مانگا ہے وہ ملے، اگر وہ مل گیا تو سمجھو دعا قبول ہو گئی اور اگر مطلوبہ چیز نہ ملی تو گویا دعا قبول ہی نہیں ہوئی یہ صحیح نہیں ہے۔

قبولیتِ دعا کی تین صورتیں

ہماری شریعت میں دعا کی قبولیت کا مطلب یہ ہے کہ تین باتوں میں سے کوئی ایک چیز حاصل ہو جائے، اگر تین میں سے کوئی ایک چیز مل گئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دعا قبول ہوگی۔

(۱) پہلی صورت یہ ہے کہ جو مانگ رہا ہے بعینہ وہی چیز انسان کو

مل جائے، مثال کے طور پر کاروبار مانگ رہے ہیں کاروبار چمک جائے، ملازمت مانگ رہے ہیں ملازمت مل جائے، رشتہ ڈھونڈ رہے تھے رشتہ مل جائے، غرض! مطلوبہ چیز کامل جانا قبولیت دعا کی علامت ہے۔

(۲) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو مانگتے ہیں وہ نہیں ملتا بلکہ اس کے بد لے یہ ہوتا ہے کہ کوئی مصیبت، حادثہ، پریشانی یا سانحہ جو ہماری قسمت میں لکھا ہوا تھا، جو ہمارے ساتھ ہونے والا تھا اس دعا کی بدولت اللہ جل شانہ اس کو دور فرمادیتے ہیں، بعض مرتبہ آدمی چھوٹی سی بیماری سے شفاء کی دعا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ بڑے آپریشن سے اس کی جان بچا دیتے ہیں، یہ بھی دعا کی قبولیت کی ایک صورت ہے۔

(۳) قبولیت دعا کی تیسری صورت یہ ہے کہ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ بندہ کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیتے ہیں یعنی بندہ جو دعا مانگتا ہے اسکی مراد دنیا میں بظاہر پوری نہیں ہوتی تاہم اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو رد بھی نہیں فرماتے بلکہ اس پر قبولیت کی مہر لگا کر اس کے نامہ اعمال میں درج کر دیتے ہیں، جب آخرت کا دن آئے گا اللہ پاک اس وقت اس کا اجر و ثواب بندہ کو عطا فرمائیں گے کیونکہ دنیا کی زندگی تو بہر حال گزر جانی ہے آدمی اس میں جیسے تیسے گزارہ کر لے گا لیکن آخرت میں وہ ایک ایک نیکی کا محتاج ہو گا اس وقت اللہ تعالیٰ اس کو اجر و ثواب عطا فرمائیں گے اور دعا کی بدولت آخرت کی

نعمتیں عطا فرمائیں گے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ بہت سے لوگ جب آخرت میں پہنچیں گے تو وہاں ان کو بہت سی نعمتیں حاصل ہوں گی وہ حیران ہوں گے کہ ہم تو اتنے نیک نہیں تھے اور یہ اتنی نعمتیں اللہ پاک نے ہمیں کیسے عطا فرمادیں، ہماری کوئی نیکی کا یہ بدلہ ہیں؟ فرشتے جواب میں کہیں گے کہ تم دنیا میں جو دعا میں مانگا کرتے تھے ان میں جو دعا میں تمہاری قبول نہیں ہوتی تھیں وہ دعا میں اللہ تعالیٰ نے یہاں ذخیرہ کر رکھی ہیں، آج ان کے بد لے یہ محلاں مل رہے ہیں، یہ باغات مل رہے ہیں، یہ نہریں مل رہی ہیں، یہ چین مل رہے ہیں، یہ سب تمہاری ان دعاؤں کا شرہ اور نتیجہ ہے جو دنیا میں قبول نہیں ہوئیں، یہ دیکھ کر لوگ کہیں گے کاش ہماری ایک دعا بھی دنیا میں جو ملا وہ فنا ہو گیا جبکہ یہاں کی نعمت توباتی اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔

بہر حال! دعا کی قبولیت کا یہ مطلب بھی ہے کہ دنیا میں تو مراد نہیں ملتی لیکن آخرت میں اس کے بدلہ نعمتیں ملتی ہیں۔

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے

اب اصل بات سنو! جب ہم ذکر کردہ دو شرطوں کے ساتھ دعا کریں گے تو اگر ہماری تقدیر میں کوئی ضرر اور نقصان لکھا ہو گا، کوئی خسارہ لکھا

ہو گا، کوئی حادثہ یا کوئی مصیبت لکھی ہو گی، کوئی پریشانی یا نقصان لکھا ہو گا، کوئی آفت لکھی ہو گی، تو دعا ایسی چیز ہے جو تقدیر کو بدل دیتی ہے ایک طرف تلویح محفوظ سے سال بھر میں پیش آنیوالے واقعات و حادثات نقل کروائے جا رہے ہیں، اور دوسرا طرف دعا کا دروازہ بھی کھول رکھا ہے بلکہ خصوصیت سے کھولا جا رہا ہے اور وہ خصوصیت یہ ہے کہ عام دنوں میں تورات کے آخری تہائی حصہ میں قبولیت کا دروازہ کھلتا ہے لیکن اس رات میں قبولیت کا دروازہ مغرب کے بعد سے کھل جاتا ہے اور صبح صادق تک برابر کھلا رہتا ہے نہ صرف کھلا رہے گا بلکہ حدیث میں ہے کہ ساری رات فرشتے یہ اعلان کرتے ہیں کہ کوئی ہے روزی مانگنے والا کہ ہم اس کو روزی دیں، کوئی ہے عافیت مانگنے والا کہ ہم اس کو عافیت دیں، کوئی ہے ہم سے اولاد مانگنے والا کہ ہم اس کو اولاد دیں، کوئی ہے رشتہ مانگنے والا کہ ہم اس کو رشتہ دیں، کوئی ہے عزت مانگنے والا کہ ہم اس کو عزت دیں، اس طرح کے اعلانات مغرب سے لے کر صبح صادق تک برابر ہوتے رہتے ہیں۔

لکنی بڑی رحمت اور لکنی بڑی فضیلت اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمائی ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اپنی تقدیر بھی بدلا سکتے ہیں اور دعا نہیں مانگ مانگ کر ہم اپنی مصیبتوں میں ٹلو سکتے ہیں ہماری قسمت میں اگر خیر نہیں ہے اور عزت نہیں ہے، عافیت نہیں ہے، صحت نہیں ہے اور خیر نہیں تو آج کی شب دعا مانگ

مانگ کر خیر لکھا لو، وہ اعلان کر رہے ہیں جس آپ کے مانگنے کی دیر ہے، اُدھر سے قبولیت میں دیر نہیں ہے، مگر انہی دو شرطوں کے ساتھ دعا قبول ہو گی جو اوپر ذکر کی گئی ہیں، نیز قبولیت کے وہ تین معنی بھی ذہن میں رہنے چاہئیں جو ابھی ذکر کئے گئے ہیں۔

شب براءت میں بندگانِ خدا کی جہنم سے آزادی

اس مبارک رات کی تیسری فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پوری رات میں اپنے بندوں کو اپنی رحمت کے طفیل دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہزار دو ہزار نہیں، لاکھ دو لاکھ نہیں، کروڑ دو کروڑ نہیں بلکہ ان گنت اور بے شمار انسانوں کو جہنم کی آگ سے رہائی عطا فرماتے ہیں، اس کی مثال حدیث میں یوں دی گئی ہے کہ عرب میں بنو کلب ایک قبیلہ تھا ان کے یہاں بھیڑ بکریاں بہت زیادہ تھیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ بنو کلب کی بھیڑ بکریوں کے جسم پر جتنے بال ہیں ان بالوں کی تعداد سے زیادہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ اس رات میں دوزخ سے بری فرماتے ہیں لہذا یہ رات مغفرت کی بھی ہے، اس لئے اس رات میں بخشش بھی مانگنی چاہئے، مغفرت بھی مانگنی چاہئے، اور یوں دعا کرنی چاہئے، یا اللہ! میری، میرے والدین، میرے دادا دادی اور میری ساس و سرا اور اپر تک جتنے مسلمان گزر چکے ہیں ان سب کی

اور ان کی نسل میں جتنے مسلمان وفات پاچکے ہیں انکی اور جو آئندہ آئیں کے ان سب کی بخشش فرمادے اس کے بعد پھر یوں کہیں کہ یا اللہ! حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر آج تک جتنے مسلمان اس دنیا سے جاچکے اور جتنے موجود ہیں اور جتنے قیامت تک آئیں گے، مرد ہوں یا عورت، انسان ہوں یا جنات، ان سب کی مغفرت فرما، ان سب کی بخشش فرمادے اور سب کے درجات بلند فرمادے اور سب کو دوزخ سے بری فرمائیں! اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے کہ مرنے والے کو بھی ان سب کا ثواب دیدیں، اس کا ثواب معلوم ہے کہ کتنا ہے؟ جتنے انسانوں کے لئے ہم نے دعا کی ہے اتنے انسانوں کے ساتھ ہم نے نیکی کی ہے، کسی نے ہم سے نہیں کہا کہ ہمارے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کر دینا، ہم اللہ کے لئے کر رہے ہیں تو ہر ایک کے ساتھ نیکی کرنے سے اربوں کھر یوں نیکیاں اسی لمحہ آپ کے نامہ اعمال میں ان شاء اللہ درج ہو جائیں گی، بلکہ اگر کوئی خوش نصیب انسان یہ معامل بنالے، روزانہ بچپس مرتبہ یا ستائیں مرتبہ یہ دعا کر لیا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ

ترجمہ

”اَللّٰهُمَّ تمام مُؤْمِن مُؤْمِنَاتِ عورتوں، تمام

مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرمادیجئے،“ اور نیت یہ ہو کہ سارے مسلمان مرد اور ساری مسلمان عورتیں، انسان و جنات کی مغفرت ہو جائے یہ چھوٹا سا لفظ ہے لیکن اگر کوئی شخص روزانہ کم از کم بچپس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کرنے والے کو مستجاب الدعوات بنادیں گے، یعنی اس کا پہلا انعام تو یہ ہو گا کہ یہ جب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا، اس کی دعا قبول ہو جائے گی، اللہ پاک اس کو مستجاب الدعوات بنادیں گے۔

دوسروں کے لئے دعا کرنا رزق پانے کا ذریعہ ہے
دوسروں کے لئے دعا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں داخل فرماتے ہیں کہ جن کی بدولت اور جن کے طفیل اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو روزی عطا فرماتے ہیں، تو جن کے طفیل دوسروں کو روزی ملتی ہے کیا خود انہیں نہیں ملے گی؟ نہیں نہیں، بلکہ انہیں پہلے ملے گی اور اس کے طفیل دوسروں کو بھی ملے گی، اس میں دنیا کا بھی فائدہ ہے اور آخرت کا بھی فائدہ ہے۔

لفظ ”روزی“ کا مفہوم

شریعت اور دین میں جب روزی کا لفظ آتا ہے اس سے صرف دال روئی مراد نہیں ہوتی، بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور آخرت کی ہر ضرورت مراد

ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی ہر ضرورت غیب سے پوری فرمائیں گے، بلکہ اس کے ذریعے اور وہ کو بھی رزق دیں گے اور ان کی تمام ضروریات و حاجات پوری فرمائیں گے، یہ بڑی عظیم دعا ہے اس مبارک رات میں جہاں ہم اپنے والدین اور اہل و عیال کے لئے مغفرت کی دعا کریں تو کل مومین اور کل مومنات اور کل مسلمین و کل مسلمات کے لئے بھی دعا کرنا نہ بھولیں، اس میں ہمارا بھی فائدہ ہے اور ان کا بھی فائدہ ہے۔

شب براءت میں کوئی خاص عبادت مقرر نہیں
چوچی بات یہ ہے کہ اس مبارک رات کے اندر شریعت میں کوئی خاص عبادت مقرر نہیں جس کا جس عبادت میں زیادہ دل لگے سنت کے مطابق اس کو انجام دے، جس کا تلاوت میں دل لگے وہ تلاوت کرتا رہے، جس کا ذکر میں دل لگے وہ ذکر کرتا رہے، جس کا دعا میں دل لگے وہ دعا کرتا رہے، جس کا نفلوں میں دل لگے وہ نفل پڑھتا رہے، جس کی قضانا مازیں رہتی ہوں وہ قضانا مازیں پڑھتا رہے، یہ بھی عبادت ہے، جس کا صدقہ دینے کو دل چاہے وہ صدقہ دیتا رہے۔

الغرض! شریعت میں اس رات کی کوئی خاص عبادت مخصوص اور

مقرر نہیں۔

شب براءت کی عبادت کے لئے پہلائے گئے اشتہارات کی حیثیت
یہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ اس رات میں آپ کو اشتہارات تقسیم ہوتے ہوئے نظر آئیں گے اور ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس بھی کوئی نہ کوئی اشتہار پہنچ جائے جس میں مختلف مقاصد کے لئے خاص طریقوں سے نوافل پڑھنے کا طریقہ لکھا ہوگا، اور ان کے بڑے فضائل درج ہوں گے، وہ کسی معتبر سند سے ثابت نہیں، نہ ان کی یہ فضیلت ثابت ہے، نہ ان کا یہ طریقہ ثابت ہے، سنت کے مطابق ہم جس طرح روزمرہ نفلیں پڑھتے ہیں اسی طرح اس رات میں بھی نفلیں پڑھنی چاہئیں، لیکن جو نمازیں ہم روزمرہ پڑھتے ہیں اکثر ”تو چل میں آیا“، والی اٹھک بیٹھک ہوتی ہے، اس طرح کی نماز تو روزمرہ میں بھی ناجائز ہے، ہم بجائے سونفلوں کے صرف دونفل پڑھیں لیکن وہ دونفل ایسی پڑھیں کہ گویا وہ زندگی کی آخری دور کعیں ہیں، یہ دو کعیں اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوں گی اُن ایک ہزار رکعت سے جو بغیر خشوع و خضوع کے جلدی جلدی اُلٹی سیدھی ادا کی گئی ہوں، اس لئے بیشک کم نوافل پڑھیں لیکن بڑے آرام، اطمینان اور سکون سے ادا کریں۔

شب براءت گزارنے کا طریقہ

اب میں آپ کو یہ رات گزارنے کا طریقہ بتاتا ہوں کہ ہم اس رات کو کیسے گزاریں، یہ طریقہ مسنون یا ضروری نہیں ہے، تجربہ سے نافع اور مفید ہے، اور وہ یہ ہے کہ ۱۲ شعبان کو صحیح اشراق کے بعد خوب نیند کر لیں اس نیت سے کہ رات کو ہم زیادہ سے زیادہ عبادت میں لگ سکیں، اور دن بھر کام کا ج بھی زیادہ محنت والا نہ کریں اور ظہر کے بعد قیلولہ کریں یعنی دو پہر کو کھانا کھانے کے بعد گھنٹہ پون گھنٹہ لیٹ جائیں، نیند نہ آئے تو بھی لیٹ جائیں، قیلولہ سے عجیب و غریب طبیعت میں نشاط پیدا ہوتا ہے اور عصر کے بعد اگر غسل کر کے نئے کپڑے پہن لیں تو بہت اچھی بات ہے، جیسے جمعہ کی تیاری کرتے ہیں ویسی ہی تیاری کر لیں اور خوشبو وغیرہ لگا کر مغرب کی آذان سے پہلے پہلے تیار ہو کر مسجد آ جائیں، اگر آذان کے بعد بھی پہنچ جائیں تو کوئی حرج نہیں، یہ کوئی فرض واجب نہیں، میں صرف آسانی کے لئے عبادت کا طریقہ بتلا رہا ہوں، بہر حال! بہتر یہ ہے کہ آپ مسجد میں اذان سے پہلے پہلے پہنچ جائیں اور آذان ہوتے ہی سمجھ لیں کہ گویا اس رات کی رحمتوں کی موسلا دھار باڑش شروع ہو گئی ہے، اور آپ مغرب کی نماز بڑے آرام و سکون سے ادا کریں اور نیت کر لیں کہ میں عشاء تک نیند اسے بیٹھوں گا، لہذا عشاء تک

نفلی اعتکاف کی نیت کر لیں، لیکن یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ عشاء تک اعتکاف کی نیت سے بیٹھنا کوئی اس رات کی خصوصیت نہیں ہے کسی بھی دن یہ نفلی اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔

مغرب تا عشاء، اعتکاف کی خصوصیت

مغرب تا عشاء، اعتکاف کی فضیلت از روئے حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مغرب کے بعد عشاء تک کسی بھی دن اعتکاف کر لے اور دورانِ اعتکاف کسی سے بات چیت نہ کرے اور نہ کسی قسم کی دنیا کی بات کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنادیتے ہیں، لہذا مناسب یہ ہے کہ ہم اس رات میں اعتکاف کر لیں کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، دنیا کی باتوں میں نہ لگیں، فرائض و نوافل ادا کریں، مغرب کی سنتوں کے بعد اوابین کی چھر کعین پڑھیں بلکہ یہ توہر روز پڑھنی چاہئیں۔

اوّابین کی فضیلت

اوّابین کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمادیتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے اتنے گناہ معاف فرمادیتے ہیں جتنے سمندر کے جھاگ ہیں یعنی گناہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں، لیکن آنحضرت ﷺ سے اوّابین کی جہاں چھر کعتوں کا ثبوت

ہے وہاں میں رکعت کا بھی ثبوت ہے، اس لئے کبھی کبھی زندگی میں میں رکعت بھی پڑھنی چاہئیں، اس سنت کو کون زندہ کرے گا؟ آپ ﷺ کی امت ہی زندہ کرے گی، خواتین و حضرات کا کام ہے کہ اس سنت کو بھی زندہ کر لیں، یہ رات بھی مبارک ہے اور عمل بھی مسنون ہے، لہذا کوشش کریں کہ مغرب کے بعد مسجد ہی میں رہیں اور بجائے چھر رکعت کے میں رکعت پڑھیں، اور آرام و سکون سے پڑھیں، ذرا سی دیر میں مصروف ہو جائیں جیسا کہ ابھی میں نے عرض کیا ہے کہ اس رات قبولیت دعا کا وقت مغرب سے ہی شروع ہو جاتا ہے اس لئے درمیان میں وقفة و قفة سے کوئی نہ کوئی دعا مانگتے رہیں یہاں تک کہ عشاء کا وقت ہو جائے، اسی طرح خواتین بھی گھروں میں یہی عمل دھرائیں تو اچھا ہے۔

عشاء کے بعد کے معمولات

عشاء کی نماز باجماعت ادا کریں اور معمول کے مطابق سنتیں اور نوافل پڑھیں، عشاء کی سنتوں کے بعد دونوں نوافل تو عام ہی پڑھی جاتی ہیں لیکن اگر کوئی چار نفل پڑھ لے تو اس کو تہجد کا ثواب ملتا ہے یہ ایسا نہ ہے کہ آدمی بآسانی ساری زندگی تہجد کا ثواب حاصل کر سکتا ہے، وجہ اسکی یہ ہے کہ تہجد کا

اصل وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صحیح صادق تک رہتا ہے، تہجد کا اول وقت جائز وقت ہے اور شب کا آخر وقت افضل وقت ہے اس لئے بھائی! اگر آخر اور افضل وقت میں تہجد نہ پڑھ سکیں تو عشاء کے بعد ابتدائی جائز وقت میں، ہی تہجد کی نماز پڑھ لیا کریں، البتہ اس میں سونا شرط نہیں ہے جیسا کہ عام لوگوں میں مشہور ہے کہ تہجد تو سونے کے بعد اٹھ کر پڑھنی چاہئے تہجد کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ اسکی کوئی حقیقت نہیں ہے، تہجد رات کے آخری حصے میں نوافل پڑھنے کا نام ہے، چاہے ساری رات جاگتا رہا ہو یا سوکراٹھا ہو، لہذا بھئی! جب ہم پڑھ کر بھی سو سکتے ہیں تو کیوں نہ تہجد پڑھ کر سوئیں اس سے نفس بھی نہیں پھولے گا کیونکہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھنے سے آدمی سمجھتا ہے کہ میں بڑا تہجد گزار ہوں اور میں بڑا عبادت گزار ہوں، یہاں کون اس کو عبادت گزار سمجھے گا، تو اچھا ہے کہ نفس نہ پھولے جتنا یہ پست ہو گا اتنا ہی اسکا ثواب بڑھے گا۔

تہجد کی رکعتوں کی تعداد

تہجد کیلئے بہتر یہ ہے کہ کم از کم چار رکعت پڑھیں اور اس کا درمیانہ درجہ یہ ہے کہ آٹھ رکعت پڑھیں اور سب سے افضل اور بہتر درجہ یہ ہے کہ بارہ رکعتیں پڑھیں، اور مزید اگر ہمت، قوت، طاقت اور استطاعت ہو تو

صلوٰۃ التسیح بھی پڑھ لیں، اس لئے کہ یہ رات بھی مغفرت کی ہے اور یہ نماز بھی باعثِ مغفرت ہے۔

صلوٰۃ التسیح سے دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں

صلوٰۃ التسیح پڑھنے کی وجہ سے دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور یہ سب کو معلوم ہے اور یہ رات بھی مغفرت کی ہے تو انشاء اللہ یہ سونے پر سہاگہ ہو جائیگا، ویسے صلوٰۃ التسیح بعد از مغرب بھی پڑھ سکتے ہیں اور بارہ بجے سے پہلے بھی، آپ اپنی سہولت دیکھ لیں میں نے آپ کو ایک مسنون عمل بتایا ہے اس کے بعد دعا بھی کر لیں اور یہ تمام اعمال کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں، اگر نزدیک کوئی ایسا قبرستان ہو جس میں کوئی میلہ ٹھیک لانہ ہو، جیسا کہ آج کل قبرستانوں کو سجا یا جاتا ہے اور وہاں مردؤں اور عورتوں کا مخلوط اجتماع بھی ہوتا ہے، ڈھولک، سارنگی اور قوالی بھی ہوتی ہے، جو کہ سب حرام اور ناجائز کام ہیں، ایسے قبرستان میں جانے سے پرہیز کریں، اس سے بہتر ہے کہ آپ گھروں کو چلے جائیں البتہ جو قبرستان سنائے والا ہو، اور اس میں ایسی خرافات نہ ہوں اور آپ آسانی سے وہاں جاسکتے ہوں تورات کو ۱۲ بجے سے پہلے یا ۱۲ بجے کے بعد چند منٹ کے لئے وہاں چلے جائیں۔

قبرستان کے آداب اور مروجہ رسمیں

قبرستان جا کر سورہ فاتحہ اور ۱۲ ادفعتہ قل ہو اللہ پڑھ کر کم از کم تمام مردوں کو اس کا ثواب بخش دیں اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کر دیں۔

قبرستان جانا بھی نہ فرض ہے نہ سنت بلکہ یہ صرف مستحب ہے اور ہر سال قبرستان جانا بھی کوئی ضروری نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ سے شب برآت میں قبرستان جانا زندگی میں صرف ایک یاد و مرتبہ ثابت ہے، جبکہ آپ کی زندگی میں شب برآت تینیں مرتبہ آتی۔

میں یہ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ لوگوں نے اس کو فرض واجب بنارکھا ہے، انکے ہاں عشاء اور مغرب کی نماز بیشک فوت ہو جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ٹھٹھہ لئے جائے، اس کا ناغہ نہ ہونے پائے، یہ غلط ہے اور جو لوگ وہاں جاتے ہیں وہاں انہیں سوائے میلے ٹھیلے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا، یاد رکھئے! یہ ناجائز ہے، اسکا کوئی ثبوت نہیں، یہ بالکل بے اصل اور من گھرست طریقہ ہے جو لوگوں نے اپنی طرف سے اختیار کر لیا ہے اس سے بچنا چاہئے۔

شب براءت میں اہل خانہ کو عبادت کے لئے آمادہ کریں پھر گھر جا کر اگر بآسانی ممکن ہو تو اپنے گھر کے افراد کو جمع کریں، سب مل کر سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کی تسبیحات پڑھیں اور ۱۔ ٹھٹھہ کا قبرستان معروف ہے اور بعض حضرات اس رات میں وہاں جانے کا بہت اہتمام کیا کرتے ہیں۔

درود شریف کی تسبیح پڑھیں بچوں کو بھی پڑھوائیں تاکہ انگی تربیت ہو، ہمارے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی معمول تھا، وہ بھی ہمیں اس رات میں بٹھایا کرتے اور ذکر کروایا کرتے تھے۔ لیکن اگر سب جمع نہ ہوں، الگ الگ عبادت کریں تب بھی مقصود حاصل ہے، جمع ہونا ضروری نہیں ہے، عبادت میں دل لگانے کے لئے ہے۔

بچوں کو عبادت پر آمادہ کرنے کا طریقہ چھوٹے بچوں کو عبادت کے لئے آمادہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ انکے لئے کوئی انعام مقرر کر دیں، اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کسی کے لئے ایک روپیہ اور کسی کے لئے دوروپے اور کسی کے لئے پانچ روپے مقرر کر دیں، پھر دیکھیں کہ بچوں میں کیسا جوش آتا ہے اور بوڑھے بھی جوان ہو جائیں گے اور سب ذوق و شوق سے عبادت کریں گے، بچے بھی کروڑوں نیکیاں کمالیں گے بہر حال جب تک طبیعت میں نشاط ہو عبادت میں مصروف رہیں۔

تین جامع دعائیں
اس کے بعد اپنے گھر میں بیٹھ کر بھی دعا کریں، تین دعائیں بہت ہی جامع ہیں میں بتا دیتا ہوں ان میں جو سب سے جامع دعا ہے وہ قرآن میں ہے۔

پہلی دعا

پہلی دعا یہ ہے:

رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَ قَاتَ
عَذَابَ النَّارِ۔ (القراء: ۲۰۱)

ترجمہ

”اے ہمارے پور دگار! ہمیں دنیا میں بہتری عطا فرما اور آخرت میں جہنم کے عذاب سے بچا۔“
یہ جامع ترین دعا ہے۔

دوسری دعا

دوسری دعا یہ ہے کہ اے اللہ! نبی کریم ﷺ نے دنیا اور آخرت کی جتنی بھلائیاں مانگی ہیں وہ سب آپ ہمیں عطا فرمادیں اور جن جن چیزوں سے آپ ﷺ نے پناہ مانگی ہے آپ ہمیں ان سب سے پناہ عطا فرمادیں، تمام مخلوقات کی دعاؤں کی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اپنی امتوں کو تلقین فرمائی ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی دعائیں حضور ﷺ کی دعاؤں کے اندر ہیں کہ آپ ﷺ سے بڑھ کر نہ کوئی مانگنے والا ہوا ہے، نہ ہو سکتا ہے، جس طرح

آپ ﷺ امام الانبیاء ہیں ایسے ہی آپ ﷺ دعائیں کے بھی امام ہیں، آپ کی بیشمار دعائیں ہیں، سب دعائیں آپ ﷺ نے مذکورہ دعا میں جمع فرمادی ہیں، یہ بہت ہی جامع دعا ہے، اس میں تمام خوبیاں ہیں اور تمام دعائیں اس کے اندر ہیں۔

تیسرا دعا

تیسرا دعا ان سب دعائوں کا خلاصہ ہے اور وہ ہے عافیت کی دعا، یہ لفظ اگرچہ بہت چھوٹا سا ہے لیکن یہ ان ساری دعائوں کا سردار ہے جیسے الحمد لله جن کلمات سے اللہ تعالیٰ کا شکرada ہوتا ہے ان سب کا سردار ہے، اسی طرح جن کلمات سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں جاتی ہے لفظ عافیت ان سب کا سردار ہے، ساری مخلوقات مل کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں، آخرت کی خیر مانگے، مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچنے کی دعا کرے اور ایک آدمی ایک طرف تھنا بیٹھ کر فقط عافیت کی دعا مانگے، یہ دعا ان سب دعائوں پر بھاری ہے۔

یہ تین دعائیں میں نے آپکو بتائی ہیں یہ اول و آخر اور درمیان میں کریں اور تہجد پڑھ کر بھی کریں پھر جب نیند آنے لگے تو زبردستی عبادت نہ کریں، اللہ تعالیٰ بڑے کریم ہیں ہماری کمزوریوں سے واقف ہیں انہوں

نے ساری رات جا گئنا اپنی رحمت عطا کرنے کیلئے شرط قرار نہیں دیا۔
عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے سے
رات بھر عبادت کا ثواب

جو مغرب کی نماز باجماعت پڑھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ وہ عشاء کی نماز بھی باجماعت مع تکبیر اوالی کے پڑھے گا اور جو عشاء کی نماز باجماعت تکبیر اوالی سے پڑھ لیتا ہے از روئے حدیث اس کو آدمی رات جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ لیتا ہے اسکو باقی آدمی رات جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے، روزانہ جو آدمی عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا عادی ہو جاتا ہے تو ساری رات جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب اسکے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے، اس لئے میں نے کہا کہ جب عبادت کے دوران نیند آنے لگے تو ایسی صورت میں زبردستی عبادت نہ کریں کیونکہ اب سونافع میں ہے، اب سوچانا بہتر ہے، تین ساڑھے تین گھنٹے سو جائیں اس کے بعد پھر تہجد کے لئے بیدار ہو جائیں، پچوں کے علاوہ جو سمجھدار ہوں انکو بھی جگا لیں، وہ سب ضروریات اور حاجات سے فارغ ہو کر تہجد میں مشغول ہو جائیں، صلوٰۃ التوبہ پڑھ لیں اور گڑڑا کر اپنی ساری زندگی کے گئنا ہوں کی معافی مانگیں اور اس کے بعد دل میں جتنی بھی

دعا مکیں ہیں وہ مانگیں اور پھر کچھ تسبیحات پڑھ لیں، رات کا یہ آخری حصہ بڑا قسمیتی ہے، یہ خاص وقت ہے اللہ کی رحمت کا، ویسے تو روزانہ یہ وقت قبولیت دعا کا مخصوص وقت ہے، لیکن اب یہ شب براءت کا آخری حصہ بھی ہے اس لئے اس وقت اللہ تعالیٰ سے خوب اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، قرضوں کی ادا مانگی کی دعا مانگیں اور اپنے لئے حج و عمرہ کی دعا مانگیں، رشتتوں کی دعا مانگیں، کار و بار میں برکت کی دعا مانگیں، رمضان کے روزوں کے اندر خیر و برکت کی دعا مانگیں، صحبت و عافیت کی دعا مانگیں، دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیاں مانگ لیں اور یقین رکھیں کہ جو کچھ مانگا ہے وہ سب ہمیں مل گیا، یقین سے مانگو گے تو انشاء اللہ اپنی آنکھوں سے دیکھو گے کہ جو مانگا تھا وہ مل رہا ہے، اسکے بعد پھر سحری کھالیں اور سیدھے مسجد میں آئیں، گھر میں نہ بیٹھیں، کیونکہ سحری کھاتے ہی نیند کا نشہ شروع ہو جاتا ہے اس لئے گھر بیٹھنے میں خطرہ ہے کہ کہیں نیند کے غلبہ میں جماعت نہ نکل جائے، اس لئے سیدھے مسجد میں آجائیں اور خواتین گھر میں مصلے پر بیٹھ جائیں وہ بھی ذکر اور دعا میں لگی رہیں یہاں تک کہ فجر کی آذان ہو جائے، مردمسجد میں فجر کی نماز با جماعت تکبیر اوالی کے ساتھ پڑھیں اور خواتین گھر میں اپنے اپنے وقت پر نماز ادا کریں، اس کے بعد اگر نیند نہ آ رہی ہو تو اشراق پڑھ کر سو جانا بہتر ہے، اشراق پڑھ کر آپ رات بھر کی نیند پوری کر لیں، یہ رات گزارنے کا طریقہ ہے، انشاء اللہ

اسطروح سے یہ رات قسمیتی بن جائے گی اور اس رات کے فضائل و برکات انشاء اللہ ضرور حاصل ہونگے۔

بچنے کے کام

اب میں ایک دوسرا پہلو بیان کرتا ہوں جو باتیں اور پرذر ہوئیں وہ تو کرنے کی ہوئیں اور انکی فضیلیتیں بھی اور پر بیان ہو گئیں اب میں مختصر اور باتیں بتاؤں گا جن کو اس رات میں کرنا حرام اور ناجائز ہے، حضور اکرم ﷺ نے انکے بارے میں بتا دیا کہ فلاں فلاں گناہ ایسے ہیں جنکی وجہ سے آدمی کی بخشش نہیں ہوتی اور کچھ گناہ وہ ہیں جو ہمارے معاشرہ کی پیداوار ہیں جن سے بچنا بھی ضروری ہے، جو بچے گاو ہی اللہ کی رحمت کا مستحق ہو گا، اور جو گناہوں کو کرے گا تو اللہ کی رضا کا حقدار کیسے ہو سکتا ہے۔

شب براءت میں سات آدمیوں کی بخشش نہیں ہو گی

کئی احادیث کا خلاصہ بیان کرتا ہوں، چند احادیث میں آیا ہے کہ سات آدمیوں کی اس مبارک رات میں بخشش نہیں ہوتی الی یہ کہ وہ تو بے کر لیں اور بازاں آ جائیں اور معافی مانگ لیں تو پھر انکی بھی بخشش ہو جائیگی۔

(۱) مشرک کی اس رات میں بخشش نہیں ہو گی، سب جانتے ہیں کہ کفر و شرک تو بہت بڑا گناہ ہے، ایسے کافر کی بخشش نہیں ہو سکتی، ہاں

اگر کافر بھی توبہ کر کے کلمہ پڑھ لے اور مسلمان ہو جائے تو اسکی بھی بخشش ہو جائے گی۔

(۲) دوسرے اُس آدمی کی بھی بخشش نہیں ہوتی جو اپنے رشتہ داروں سے ناطق توڑدے اور ان سے قطع تعلقی اور قطع رحمی اختیار کرے۔ قطع تعلقی اور قطع رحمی ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے اس رات میں بھی قطع تعلقی اختیار کرنے والے کی بخشش نہیں ہوتی، لہذا جن کی رشتہ داروں میں اڑائی ہو جاتی ہے اور جھگڑا ہو جاتا ہے تو وہ قطع تعلقی برقرار رکھ کر ہمیشہ کے لئے میل جوں نہ چھوڑیں، شریعت میں اسکی گنجائش نہیں۔

اگر اڑائی جھگڑا ہو جائے تو تین میں سے ایک کام کرو، اگر انپنی غلطی ہے تو معافی مانگ لو، دوسرے کی غلطی ہے تو بدله لے لو یا معاف کر دو، اسکی گنجائش نہیں ہے کہ قطع تعلقی برقرار رکھی جائے، اگر آپ کی غلطی ہے تو بلا تاویل اسکا اعتراف کرلو اور معافی مانگ لو، اور اگر دوسرے کی غلطی ہے تو اگر آپ میں ہمت ہے تو بدله لے لو ورنہ معاف کر دو، معاف کرنا بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ معافی کو پسند فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَنْ عَفَ وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ

ترجمہ

اور جو شخص معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کا اجر

اللہ پر ہے۔

معاف کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے اجر عطا فرمائیں گے، تو اجر ملنا بہتر ہے یا بدله لینا بہتر ہے؟ یقیناً اجر ملنا بہتر ہے، تو بہتری والا کام کیوں نہ کریں اس لئے معاف کرنا بہتر ہے لیکن اگر وہ نہ معاف کرے، نہ معافی مانگے، نہ بدله لے، تو پھر یہ شخص گنہگار ہو گا اور اس کا یہ عمل ناجائز ہے، اور اڑائی باقی رکھنا قطع رحمی ہے اور یہ ایسا بدرین گناہ ہے جس کی وجہ سے اس مبارک رات میں آدمی کی بخشش نہیں ہوتی۔

(۳) تیسرے نمبر پر کینہ رکھنے والے شخص کی بھی بخشش نہیں ہوتی، اڑائی جھگڑے میں عموماً کینہ پیدا ہو جاتا ہے اور کینہ یہ ہے کہ آدمی اپنے دل میں کسی کی برائی چاہے اور اس کو تکلیف پہنچانے کا اپنے اختیار سے منصوبہ بنالے کہ فلاں فلاں نے مجھے فلاں دن ذلیل ورسا کیا تھا، لہذا میں بھی موقع ملتے ہی اس کو رسوا کروں گا، دل میں بدخواہی اور اپنے اختیار سے دل میں دوسرے کی برائی چاہئے کی جو خواہش پیدا ہوتی ہے اس کو کینہ کہتے ہیں، یہ حرام اور ناجائز ہے اور بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا گناہ ہے کہ اس رات میں اس کی بخشش نہ ہو گی جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔

کینہ کا علاج

کینہ کا علاج بھی وہی ہے جو باتیں میں نے ابھی اس سے پہلے

بیان کی ہیں کہ یا تو اسکو معاف کر دو یا اس سے معافی مانگ لو یا بدله لے لواور اپنا اپنادل صاف کرو، اپنے دلوں کو صاف کرنا ضروری ہے، سابقہ طرز کا میل جوں رکھنا ضروری نہیں ہے۔

(۳) چوتھے نمبر پر وہ آدمی ہے جو اپنی شلوار ٹخنے سے نیچ رکھتا ہو اور اس نے اس کی عادت بنارکھی ہو، یہ بھی معاشرہ کا سنگین گناہ ہے، بچے لیکر بوڑھے تک ۶۹ فیصد ہر مسلمان مرد اس گناہ میں مبتلا ہے پہنچ پتلون تو ہوتی ہی ٹخنے سے نیچ ہے، اس کو کون اوپر رکھتا ہے، شلوار بھی عموماً ٹخنے سے نیچ ہوتی ہے اور جو تہبند باندھتے ہیں تو وہ بھی ٹخنوں سے نیچے باندھتے ہیں، یہ ہمارے دین میں کبیرہ گناہ ہے اور جب تک آدمی کا ٹخنہ ڈھکا رہتا ہے اس کو برابر اس کا گناہ ملتا رہتا ہے اور آخرت میں اس کا عذاب یہ ہے کہ پورے کے پورے ٹخنے جہنم کی آگ میں جائے جائیں گے، حدیث مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ

ترجمہ

”تہبند (اور شلوار) کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچ رہے گا وہ جہنم میں جائے گا،“ (مک浩ہ)

اور دنیا میں اسکا دوسرا اقبال اور عذاب یہ ہے کہ شب برأت جیتی

مبارک رات میں بھی اسکی بخشش نہیں ہوتی، اسکی ایک وجہ یہ کہ ٹخنے چھپانا ہمیشہ سے کافروں کا طریقہ چلا آیا ہے جبکہ نبیوں کا طریقہ عبادت ہوتا ہے، کافروں کا طریقہ گناہ کرنا ہوتا ہے، حضور ﷺ کے زمانے میں مکہ مکرمہ میں جتنے بھی کافر تھے وہ سب آپ کی جان کے دشمن تھے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن تھے، اس سے بڑی دشمنی انکی کیا ہو گئی کہ حضور ﷺ کو مکہ مکرمہ سے نکال دیا اور بھرت کرنے پر مجبور کر دیا، ہر لحاظ سے آپ کو ستایا، پریشان کیا، مکہ کے ان کفاروں کا یہ فیشن تھا کہ جو جتنا بڑا کافر اور سردار ہوتا تھا اتنا بڑا اس کا تہبند زمین پر گھستتا تھا اور بڑے آدمی کا تہبند بھی زیادہ زمین پر گھستتا تھا، یہ مشرکین کا طریقہ تھا، جبکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت یہ تھی کہ آپ کا تہبند آدمی پنڈلی پر ہوتا تھا، یہ بہتر طریقہ ہے ورنہ آدمی پنڈلی سے نیچے کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ کپڑا ٹخنوں سے اوپر اوپر رہے، ٹخنے چھپنے نہ پائیں، ٹخنے چھپانے کی شرعاً گنجائش نہیں کیونکہ یہ کافروں کا طریقہ ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ کا قصہ

صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں اپنے چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف لائے، آپ اور آپ کے صحابہ مکہ سے باہر ٹھہر گئے، اہل مکہ کو اپنی آمد سے مطلع کرنے اور مذاکرات

کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ روانہ کیا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکہ میں اپنے رشتہ دار بھی تھے اور بہت سی جائیداد بھی تھی اور اپنا گھر بھی تھا لیکن آپ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ جا چکے تھے، مکہ میں آپ اپنے چچا زاد بھائی کے یہاں ٹھہر گئے، رات انکے ہاں گزاری، صبح جب سردار ان قریش سے مذاکرات کیلئے نکلے تو انکا تہبند سنت کے مطابق آدھی پنڈلیوں تک تھا، آپ کے چچا زاد بھائی نے آپ سے یہ کہا کہ میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ آپ تہبند ٹخنوں سے نیچ کر لیں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آدھی پنڈلی تک نہ رکھیں ذرا سا نیچ کریں، وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ مکہ کے بڑے بڑے سردار ہیں اور تمہیں تو سرداروں کی عادت و روایت اور طریقہ کا پتہ ہے، اگر وہ تمہارے تہبند کو آدھی پنڈلی تک اونچا دیکھیں گے تو تمہارا مذاق اڑا کیں گے، اس لئے میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ ذرا سی دیر کیلئے تہبند ٹخنوں سے نیچ نہیں بلکہ صرف آدھی پنڈلی سے نیچ اور ٹخنوں سے اوپ کر لجئے تاکہ تمہارے مذاکرات کامیاب ہوں اور تھوڑا سا بھرم ہمارا اور ہمارے خاندان کا بھی رہ جائے اور یہ اس لئے بھی تاکہ تمہاری بات میں وزن پیدا ہو، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو حضور ﷺ کے عشق میں سرشار تھے انہوں نے فوراً جواب دیا کہ مذاکرات کامیاب ہوں یا ناکام، وہ میرا مذاق اڑا کیں یا عزت کریں، میں اپنے محبوب ﷺ کی سنت نہیں چھوڑ سکتا، میں

یہاں مذاکرات کی کامیابی کی ممانعت لے کر نہیں آیا، میں اپنے آقا کا نام نہ نہ بن کر آیا ہوں، میرے سر سے پیرتک جو بھی چیز ہے وہ میرے آقا کی سیرت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہونی چاہئے اور رہی عزت سو وہ صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے۔

وَلِلّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ۔ (المتفقون: ۸)

اور عزت صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔

مطلوب یہ ہے کہ جو اللہ اور اسکے رسول کا فرمابندر اور ہو گا اسکو عزت ملے گی، ان کا راستہ چھوڑ کر عزت نہیں ملے گی، چاہے یہ مذاکرات کامیاب ہوں یا ناکام ہوں، یہ مجھے اچھا سمجھیں یا برا سمجھیں مجھے اسکی پرواہ نہیں ہے اور نہ میں ان کی خاطر اپنے محبوب کی سنت کو چھوڑ سکتا ہوں، یہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قطعی جواب تھا۔

اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ چودہ سو سال پہلے کفار مکہ اور دشمنانِ اسلام کا یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنی شلواروں اور تہبند کو ٹخنوں سے نیچ رکھا کرتے تھے اور چودہ سو سال پہلے حضور ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اپنے تہبند پنڈلیوں تک بلند رکھتے تھے، انکے تہبند ٹخنوں سے اوپنچ ہوتے تھے، تہبند ٹخنوں سے نیچ رکھنا کفار مکہ اور سردار ان قریش کا طریقہ تھا اور آج کے دور میں انگریز کا فیشن دیکھ لیجئے، وہ بھی یہی ہے، ہمارے مسلمان

بچوں اور مردوں نے جو آج کل پینٹ پتلون پہن رکھی ہے کیا یہ مسلمانوں کا لباس ہے؟ ہرگز نہیں یہ لباس مردود و ملعون قوم انگریز کا ہے، اور بے غیرتی کے ساتھ ہم نے اسے قبول کر لیا ہے، غیرتِ ایمانی ہماری رخصت ہو گئی ہے اس لئے ہم نے بدترین قوم کا لباس اختیار کر رکھا ہے۔

وائے ناکامی متاع کارروائ جاتا رہا

کارروائ کے دل سے احساس زیاد جاتا رہا

یعنی آج کے یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے جانی دشمن ہیں اور ہم یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی انکے پیچھے چل رہے ہیں، انکی غلامی کر رہے ہیں، ان کا لباس عام پہنانا جارہا ہے حالانکہ پینٹ پتلون کو تو کافروں کا لباس سمجھتے ہوئے معیوب سمجھنا چاہئے تھا، نہ یہ کہ اسکو اپنے جسم پر چڑھائیں، ہماری غیرت ہی رخصت ہو گئی آج بھی ہمارا جو سب سے بڑا دشمن ہے، اسلام کا دشمن ہے، مسلمانوں کا دشمن ہے، پاکستان کا دشمن ہے، اسکا لباس بھی پینٹ پتلون ہے جو آج مسلمانوں نے علمی، جہالت اور ناواقفیت یا بے غیرتی کے ساتھ زیب تن کر لیا ہے، پاکستان کا قومی لباس کیا اچھا نہیں ہے؟ اگر کچھ غیرت قومی ہوتی تو قومی لباس پہنتے۔

بہرحال! بخنوں سے نیچے خواہ پینٹ ہو یا پتلون یا شلوار کا کپڑا، یہ ایسا گناہ ہے کہ اگر یہ گناہ نماز میں ہوتا نماز قبول نہیں ہوتی اور جب تک آدمی

کے ٹھنڈے چھپے رہتے ہیں وہ برابر گناہ گار رہتا ہے، لہذا مردوں کو چاہئے کہ اپنے ٹھنڈے ہمیشہ کھلے رکھیں، مسجد میں بھی، نماز میں بھی، گھر میں بھی، بازار میں بھی، آفس میں بھی، تقریب و تفریح میں بھی، ہر حال میں ٹھنڈے کھلے رکھنا ضروری ہے، بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ حکم صرف نماز کے لئے ہے، ہرگز نہیں بلکہ نماز اور نماز کے بعد ہر صورت میں یہی حکم ہے۔ جیسا کہ اوپر حدیث ذکر کی گئی ہے، اس میں حالت نماز اور غیر حالت نماز کا کوئی ذکر نہیں۔ ہاں خواتین کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ٹھنڈے چھپا کے رکھیں۔

(۵) نیز والدین کی نافرمانی کرنے والے شخص کی بھی بخشش نہیں ہوتی، والدین کی نافرمانی بہت بڑا گناہ ہے، آخر خضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے، حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ: ایک دن ہم نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ انتہائی تاکید کے ساتھ ہم سے فرمایا:

أَلَا أَبْيُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ إِلَّا سَرَّا كُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالَّدِينِ، وَشَهَادَةُ الزُّرُورِ (او قول الزور).

ترجمہ

”سنو! میں تمہیں بڑے گناہوں میں بڑے گناہ بتاتا

ہوں:

- (۱) اللہ کے ساتھ کسی کوششیک مظہرانہ۔
 - (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔
 - (۳) جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات کہنا۔
- (مسلم: ۸۷)

نیز قرآن کریم میں جا بجا اللہ تبارک و تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نہ صرف ترغیب دی ہے، بلکہ اس کی تاکید بھی فرمائی ہے۔ اس لئے جو لوگ والدین کی نافرمانی میں مبتلا ہیں ان کے لئے یہ بڑی سخت اور سنگین وعید ہے کہ اس مبارک رات میں بھی ان کے گناہوں کی مغفرت نہیں ہوتی، لہذا ان پر لازم ہے کہ وہ بلا تاخیر اپنے والدین سے معافی مانگیں، اپنے قول و فعل سے ان کو راضی کریں اور جائز امور میں ان کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری کریں۔

(۶) چھٹے نمبر پر شرابی انسان ہے، یعنی جو شراب پینے کا عادی ہو، اس رات اس کی بھی بخشش نہیں ہوتی، شراب نوٹی شریعت میں حرام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی واضح الفاظ میں اس کی حرمت ارشاد فرمائی ہے:

کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ حُمْرٍ حَرَامٌ.
(آخرجه مسلم: ۲۰۰۳)

ترجمہ

”ہر نشہ اور چیز حرام ہے اور شراب حرام ہے۔“
نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
مَنْ شَرِبَ الْحَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرِبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ. (أخرجه البخاری: ۵۵۷۵، و مسلم: ۲۰۰۳)

ترجمہ

”جو آدمی دنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت کی شراب نہیں
پی سکے گا۔ ایک کہ وہ توبہ کر لے۔“

(۷) ساتویں نمبر پر اس رات جس کی بخشش نہیں ہوتی
وہ وہ انسان ہے جو ناحق کسی مسلمانوں کا خون بہاتا ہو، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ”۱۰/ ذی الحجہ“ کو بمقامِ منی ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَغْرَاضَكُمْ، حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةٍ يَوْمَكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا. (آخرجه مسلم: ۱۶۷۹)

ترجمہ

” بلاشبہ تمہارے خون، تمہارے مال و متاع، اور تمہاری
عز تیز تم پر ایسے ہی محترم ہیں، جیسے آج کا یہ دن، جیسے

تمہارا یہ شہر، اور جیسے یہ مہینہ محرم ہے، -
نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أول ما يقضى بين الناس يوم القيمة فى الدماء.

(أخرجه البخاري: ۶۵۳۳، و مسلم: ۱۲۷۸)

ترجمہ

”قیامت کے روز لوگوں کے درمیان سب سے پہلا
فیصلہ ”خون“ کے متعلق ہوگا۔“

یہ سات گناہ وہ ہیں جن کے کرنے والے انسانوں کی بخشش اس
شبِ مغفرت میں بھی نہیں ہوتی، لہذا ہم سب پر لازم ہے کہ ان سات گناہوں
سمیت تمام گناہوں سے پچ دل سے گڑگڑا کرتے توہہ کریں اور آئندہ نہ کرنے کا
عزم کریں، اور جو کرنے والے کام ابھی بیان ہوئے ہیں وہ کریں اور جو نہ
کرنے والے کا بیان ہوئے ہیں ان سے مکمل اجتناب کریں، تاکہ اس رات
ہماری بھی مغفرت ہو جائے، ہمیں اللہ پاک کی خوشنودی اور حقیقی رضا حاصل
ہو جائے، اور ہم دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہو جائیں، اللہ پاک
ہم سب کو توفیق عمل عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

